قائد شریعت حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ
کے

ارشادات

ضبط و ترتیب : مولانا عبدالقیوم حقانی

تحریک نفاذ شریعت کا آغاز

علماء کنونشن مانسہرہ جامع مسجد ناڑی
۱۰ / اپریل ۱۹۸۶ء

بعد الخطبہ

محترم بزرگو اور دوستو !

آج آپ کی خدمت میں حاضری کی سعادت اور ملاقات کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں چلنے پھرنے کا نہیں، اٹھنے بیٹھنے کا نہیں، بات کرنے کی بھی طاقت نہیں، ہر لحاظ سے ضعف اور کمزوری ہے۔ ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق۔ والا معاملہ بن گیا ہے۔ مگر اس کے باوجود حاضر خدمت ہوا ہوں کہ آج اہالیان پاکستان اور نو کروڑ اہل اسلام کے امتحان کا وقت ہے کہ اہل اسلام کیا چاہتے ہیں؟ سیکولرازم چاہتے ہیں، سوشلزم چاہتے ہیں، دہریت چاہتے ہیں۔ یا پھر دین اسلام چاہتے ہیں اور اس کے مکمل نفاذ اور بقاء تحفظ کیلئے خود کو بھی اور اپنے سب کچھ کو قربان کر دینا چاہتے ہیں۔

ریفرنڈم اسلام کے نام پر ہوا، غیر جماعتی انتخابات اسلام کے نام پہ ہوئے، ملک اسلام کے نام پر بنا ان حالات اور ایسے پس منظر اور ناقابل تردید حقائق کا تقاضا تو یہ تھا کہ موجودہ حکمران اوّل روز یہ اعلان کر دیتے کہ ہمارا قانون اسلام ہے۔ ہمارے ملک کا نظام اسلام ہوگا لیکن بدقسمتی سے نئی حکومت کو بھی ایک سال مکمل ہو گیا مگر وہ مسئلہ جس کے لئے ملک بنا تھا جوں کا توں باقی ہے —— مارشل لاء ایک آرڈر سے لگا دیا گیا اور پھر ہٹا دیا گیا، ہنگامی حالات اٹھا دئے گئے، جمہوریت بحال کر دی گئی۔ آئین میں ترامیم کے بل پاس کر دئے گئے، سب کچھ ہوا مگر قوم کو کیا ملا، نظریہ پاکستان کی پاسداری کتنی ہوئی، صرف آج ہی نہیں ۳۸ سال سے اسلام کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے۔ اور آج تک نظام شریعت نافذ نہ ہو سکا۔

اگر مارشل لاء ایک ہی اعلان سے لگ بھی سکتا ہے اور اٹھ بھی سکتا ہے۔ تو اسلام کو کیوں نافذ نہیں کیا جا سکتا۔

اب پھر شریعت بل کو مشتہر کر کے پوچھا جا رہا ہے کہ تم اسلام چاہتے ہو کہ نہیں چاہتے، ایسے تاخیری

حربوں سے اور ایسے سوالات سے ۹ کروڑ مسلمانوں کو پریشان کیا جارہا ہے۔

• محترم بزرگو! دیکھو! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ لیکن اگر کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور اس نے اپنے دعویٰ کا اعلان کر دیا۔ کسی مسلمان نے سنا اور مدعی نبوت سے معجزہ اور اسکی نبوت کی صداقت کی دلیل طلب کی تو علماء کہتے ہیں کہ جھوٹے کی نبوت کی دلیل طلب کرنے والا بھی کافر ہوگیا۔ اب حکومت نے پھر سے لوگوں سے استفسار شروع کر دیا کہ اسلام چاہتے ہو یا نہیں اسلام سے چاہت ومحبت کا اظہار ہر دور میں ہر حالت میں مسلمانوں پر فرض ہے۔ اب اس معمہ سے پھر سے ۹ کروڑ مسلمان پریشانی میں مبتلا ہوگئے۔

میں اس ضعف اور پیرانہ سالی میں اس لئے گھر سے نکلا ہوں کہ مسلمانوں کو خبردار کر دوں اور ان سے اپیل کروں کہ وہ متحد ہو کر حکومت پر واضح کر دیں کہ ہم صرف اسلام چاہتے نہیں بلکہ اس پر عمل بھی کرتے ہیں اور ملک میں اسکو نافذ بھی کرانا چاہتے ہیں۔ آج یہ مانسہرہ کا نہیں بلکہ تمام پاکستان کا اجتماع ہے۔ اس میں کوہاٹ، بنوں، پشاور لاہور اور کراچی سے بھی نمائندے شریک ہیں۔ میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ نفاذ شریعت کی تحریک میں غفلت، تساہل اور خاموشی اور مداہنت کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔ آپ حضرات نے نفاذ شریعت کیلئے میرے ہاتھ پر بیعت کی اور مجھے یہ عزت بخشی، واقعہ یہ ہے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ تاہم آپ میرے بزرگ ہیں۔ اور میں بزرگوں کا حکم بجا لایا۔ اور اسی کو اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں۔ اب اس کے بعد آپ کا اور تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر نفاذ شریعت کی مہم شروع کر دیں، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اسلام کو ترجیح دیں۔ اسلام کی دعوت دیں۔ اسلام کا ذکر کریں جیسے سلمان فارسی سے کسی نے کہا کیا نام ہے۔ فرمایا: میرا نام اسلام ہے۔ کہا باپ کا نام کیا ہے۔ فرمایا اسلام، کہا ملک کا نام کیا ہے فرمایا اسلام۔

ہمیں اسلام کے بارے میں کوئی تذبذب نہیں ہے آج جو نعرے لگ رہے ہیں جو خطرناک سیلاب آ رہا ہے۔ وہ اسلام کے خلاف ایک منصوبہ اور سازش ہے۔ آپ سب متحد ہو کر حکومت پہ واضح کر دیں کہ صرف اور صرف اسلام چاہتے ہیں۔ آپ حضرات خود علماء ہیں آپ نے میرے ہاتھ پہ بیعت کر کے مجھ پہ بڑا بوجھ ڈال دیا ہے۔ مگر اب آپ کو بھی ایک وعدہ کرنا ہوگا۔ آپ وعدہ کریں اس کے بعد آپ کی زندگی اسلام کے نفاذ اور اجراء کیلئے وقف ہوگی اور جب تک مکمل نظام اسلام نافذ نہیں ہو جاتا۔ آپ آرام سے نہ بیٹھیں گے۔

بہرحال میں تو ملاقات کیلئے حاضر ہوا تھا۔ اور یہ پیغام دینے کیلئے کہ ہم ملک میں صرف اور صرف نظام اسلام کا نفاذ اور مکمل اجراء چاہتے ہیں۔ اگر یہ واقعہ ہے اور آپ کے بھی یہی جذبات ہیں تو پھر عملی میدان میں کام کرنے کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔

مردان مدرسہ تحفیظ القرآن ۔ پار ہوتی ۔
۱۳ / اپریل ۱۹۸۶ء

محترم بزرگو ! بھائیو ! علماء کرام اور فضلاء عظام ! آپ مجھ ناچیز کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں یہ بیعت تحریک نفاذِ اسلام کیلئے ہے اور جب تک ہمارے اندر جان موجود ہے ، روح موجود ہے اس وقت تک ہم نفاذِ اسلام کی تحریک مساعی اور کوششیں جاری رکھیں گے ۔ اور جب تک جسم میں روح موجود ہے جد و جہد جاری رہے گی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی غلبۂ دین کیلئے صحابہؓ سے بیعت لی تھی ۔ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ھو الفوز العظیم ۔ بیعت ایک عہد ہے ، ایک کوشش ہے ، مسلسل جہاد کا وعدہ ہے ۔ فمن نکث فانما ینکث علی نفسہٖ فان اللہ غنی حمید ـــــ جس نے بھی یہ عہد توڑا وہ گویا تباہی کے گڑھے میں جاگرا اس نے گویا خدا کا عہد توڑا ۔

آپ حضرات خود مشائخ اور علماء کرام ہیں قوم اور ملک وملّت کے رہنما ہیں آپ نے مجھے جو یہ عزت دی ہے ۔ میں ہرگز اس کا اہل نہیں یہ آپ حضرات کی مربیانہ شفقت ہے ۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس بیعت اور معاہدہ میں صادق اور سچا بنا دے ۔ آمین ہم انشاء اللہ ہر ممکن جانی ، مالی ، بدنی کوشش کریں گے ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز مجدد اوّل ہیں اور اپنے وقت کے خلیفہ ہیں ۔ فرماتے ہیں ۔ اگر میرے بدن کو ایک ایک عضو کر دیا جائے ، میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جائیں میری بوٹیوں کا قیمہ بنا دیا جائے مگر اس قربانی سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت زندہ ہو جائے تو یہ قربانی میرے لئے آسان ہے ، اور سعادت ہے ۔ فرمایا میری سلطنت ختم ہو جائے میری زندگی لے لی جائے مگر حضورؐ کی سنت زندہ رہے ۔

فرمایا کہ ہماری اور تمہاری کامیابی یہ ہے شریعت کی بالادستی اور دینِ اسلام کے اجراء کیلئے ہر قربانی دے سکیں ہمارے سامنے لوگ اسلام اسلام کے نعرے لگاتے ہیں ۔ حکومت نے اسلام کا ڈھنڈورا پیٹا مولانا قاضی عبداللطیف اور برخوردارم سمیع الحق نے ایوانِ بالا میں شریعت بل پیش کر دیا مگر اسکی تائید اور شرعی نظام کی حمایت نہ حکومت کر رہی ہے اور نہ سیاسی لیڈر ، اسلام کے ٹھیکیدار حکمرانو ! اب یہ صوبۂ سرحد کا خلاصہ جمع ہے ۔ پورے صوبے بلکہ پورے ملک کی نمائندگی یہ علماء کر رہے ہیں یہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ تم نے جو نفاذِ اسلام کا ٹھیکہ اٹھا رکھا ہے وہ اسلام کب نافذ ہوگا ۔ بعض بدنصیب لیڈر ایسے بھی ہیں جو بدقسمتی سے یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف کا پیش کردہ شریعت بل حکومت نے منظور کر لیا تو ہم اسے نہیں تسلیم کریں گے ۔

میرے محترم بزرگو ! آج ہم نے وعدہ کیا ہے ، اللہ سے ، کہ نفاذِ شریعت کیلئے جس قربانی کی ضرورت پڑی دریغ نہیں کریں گے اور نفاذِ شریعت کیلئے تمام طریقے استعمال کریں گے ۔ آج آپ حضرات یہاں مردان میں جمع

ہوتے ہیں، پرسوں مانسہرہ میں ضلع ہزارہ کے اکابر علماء اور دارالعلوم کے فضلاء جمع ہوئے تھے۔ ایک بڑا کنونشن ہوا تھا، کوہستان کے دور دراز پہاڑی علاقوں سے بڑے بڑے علماء تشریف لائے تھے اور مجھ ناچیز سے شریعت کے نفاذ کیلئے بیعت کی تھی۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں علماء اور اہل حق نے فرنگی کا مقابلہ کیا اور آج تک علماء اہل حق اہل باطل سے برسرپیکار ہیں۔ اسلام کو خطرہ نہیں، ہمارے اور تمہارے ایمان کو خطرہ ہے۔

اے علماء کرام، اے فضلائے عظام! آیئے دین اسلام اور سنت رسول ﷺ کے احیاء کی کوشش کریں۔

جس طرح شاہ عبدالعزیزؒ نے قربانی دی، شاہ ولی اللہ نے قربانی دی، شہدائے بالاکوٹ نے قربانی دی ہم بھی اس قربانی اور ان کے نہج پہ قربانی کیلئے تیار رہیں۔ آج بھی الحمدللہ علماء خصوصاً دارالعلوم کے فضلاء غفلت میں نہیں ہیں، بلکہ اہل باطل سے مختلف محاذوں پہ برسرپیکار ہیں۔ یہ مولانا جلال الدین حقانی جو پچھلے دنوں زخمی ہوئے آپ ہی کے دارالعلوم کے فاضل ہیں جسطرح ملک بھر کے دینی مدارس میں فضلائے حقانیہ کام کر رہے ہیں اسی طرح جہاد افغانستان میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں رہے اور الحمدللہ کہ آج ہر مدرسہ ہر محلہ میں دارالعلوم کا کوئی نہ کوئی فاضل مصروف خدمت دین ہے اور آج جو اسمبلی میں شریعت بل پیش ہوا یہ بھی فضلائے حقانیہ کی مساعی کا ثمرہ ہے۔ آپ حضرات عقلمند ہیں دانا ہیں، ہوشیار ہیں اور سمجھدار ہیں۔ میں کمزور ہوں، بوڑھا ہوں، نظر بھی بہت کمزور ہے۔ مگر جب یہ تصور دامن گیر ہوا کہ امت من حیث المجموعۃ روبہ تنزل ہے۔ امت کی یہ زبوں حالی دیکھ کر اپنی غفلت کا احساس ہونے لگتا ہے۔ کہ خدا کو ہم کیا منہ دکھائیں گے کہ تیرے دین کی کیا خدمت کر کے لائے ہیں۔

شریعت بل کے نفاذ کی تحریک، اور مطلقاً نفاذ شریعت کیلئے علماء اور فضلاء کا فرض ہے کہ وہ قائدانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کریں۔ میں پھر کہوں گا کہ ہمارے ملک کے سیاستدانوں نے آنکھوں پہ پٹی باندھ لی ہے۔ تعصب میں آگئے ہیں۔ بے نظیر کی وزارت اور اقتدار کیلئے تائید کیا تحریک بھی شروع ہے۔

ہم بھی آخر میں عرض کریں گے کہ ہم نے شریعت بل کے سلسلہ میں بہت توانائی خرچ کی ہے اور اسے نافذ کرانے کیلئے ہر طرح سے کوشش کریں گے۔

بنوں مدرسہ معراج العلوم۔ ۱۶ر اپریل ۱۹۸۶ء

محترم بزرگو، علماء کرام، مشائخ عظام اور محترم دوستو! آپ حضرات کے سامنے تقریر کی ضرورت نہیں سمجھتا آپ خود علماء اور فضلاء ہیں ساری باتیں آپ کے سامنے کہہ دی گئی ہیں ایک دو باتیں عرض کر دیتا ہوں۔ آپ حضرات نے عظیم استقبال کی صورت میں مجھ ناچیز کی قدر افزائی کی ہے جس ولولہ، جوش اور خلوص و

محبت کا اظہار کیا ہے یہ خالص دین کا جذبہ ہے۔ آپ حضرات جو علماء ہیں اور زیادہ تر دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء ہیں آپ نے قدر افزائی کی ہے۔ یہ خالص دین دوستی اور علم پروری ہے۔ ورنہ میری تو کوئی حیثیت نہیں۔

آج اگر ایک طرف ارباب اقتدار دو غلی پالیسی اور منافقت کا عمل اختیار کئے ہوئے ہیں تو دوسری طرف سوشلزم کا عظیم فتنہ پھر سے بیدار ہوگیا ہے۔ ایک طوفان ہے جس نے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ یہ اجتماع جس میں کم سے کم پانچ ہزار علماء ہیں اور مجمع کی تعداد دس ہزار سے بھی زائد ہے اس کے داعی عبدالحق کی کیا پوزیشن ہے۔ کیا حیثیت ہے۔ میرے پاس کیا ہے، نہ دولت ہے نہ مال ہے نہ وجاہت ہے نہ جوانی ہے اور نہ صحت ہے۔ آج آپ بھی سوچ رہے ہیں اور تقریباً ہر مکان میں ہر گھر میں، گلی کوچہ میں فتنے کی آمد اور سوشلزم کے سیلاب کا تذکرہ ہے۔ آپ کا اجتماع اس کا جواب ہے۔ آپ کے عزائم اور آپ کا ولولہ اس کیلئے مضبوط بند ہے۔ آپ کے عظیم اجتماع نے ثابت کر دیا ہے کہ ہم ارباب اقتدار کی دورنگی پالیسی کو بھی ٹھکراتے ہیں اور دہریت، کمیونزم اور سوشلزم کو بھی ٹھکراتے ہیں۔ ایک مداری کے پیچھے احمقوں کی دنیا جمع ہو جاتی ہے۔ آج ایک عورت کے پیچھے پوری قوم سرپٹ دوڑ پڑی ہے۔ مگر یاد رکھنا اس سے دین کا اور اسلام کا کوئی نقصان نہیں اسلام محفوظ ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔ خطرہ ہے تو ہمیں ہے، آپ کو ہے کہ ہمارا ایمان باقی رہتا ہے یا نہیں۔ آپ یہ ثابت کر رہے ہیں کہ اس ملک کے مسلمان بغیر دین اسلام کے کسی چیز کو پسند نہیں کرتے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ آج دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء ہر میدان میں باطل کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اللہ نے ان کے علم میں اور ان کے عمل میں برکتیں رکھ دی ہیں۔

آپ حضرات سے کافی عرصہ سے ملاقات کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ آج حفاظت دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کی غرض سے اپنے فضلاء سے اور آپ حضرات علماء سے ملاقات کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ الحمدللہ کہ دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اوّل روز سے ایسے کارنامے انجام دے رہے ہیں جو ہر لحاظ سے نمایاں ہیں۔ پاکستان کے اکثر دینی مدارس میں دارالعلوم ہی کے فضلاء مصروف درس ہیں۔ تعلیم میں، تبلیغ میں، اشاعت دین میں تصنیف و تالیف میں سیاست میں اور جہاد میں پیش پیش ہیں۔ جہاد افغانستان میں قیادت دارالعلوم کے فضلاء کے ہاتھ میں ہے یہ جلال الدین حقانی، مولانا دیندار حقانی، مولانا یونس خالص یہ سب دارالعلوم کے روحانی فرزند ہیں۔ یہ دیکھئے مولانا نصر اللہ منصور موجود ہیں ان سے آپ پوچھ سکتے ہیں۔ کہ جہاد افغانستان میں دارالعلوم کے فضلاء کا کتنا حصہ ہے۔

حضرات علماء کرام! آج پھر مسلمانوں پر، ملک پر اور اہل اسلام پر خطرناک اور نازک حالات آگئے ہیں شریعت بل کے خلاف باطل طاقتیں منظم ہو کر آ گئی ہیں، سوشلسٹ، دہری، شیعہ اور مرزائی اس کو دبانے اور

نا منظور کرانے کی تحریک چلا رہے ہیں، حکومت کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ دوسری طرف حکومت شریعت بل اور شرعی نظام کے نفاذ کے بارے میں تاخیری حربے استعمال کر رہی ہے اور پھر لوگوں سے پوچھا جا رہا ہے کہ تمہیں شریعت کا قانون چاہیئے یا نہیں۔

حیرت ہے کہ پاکستان کس لئے بنا تھا، ریفرنڈم کس لئے ہوا تھا۔ الیکشن میں کونسا نعرہ تھا۔ یہ سب کچھ اسلام اور نظامِ شریعت کے نام پر ہوا مگر ابھی تک اسلام کے بارے میں کوئی پیش قدمی نہیں ہوئی۔ ہم سمجھتے تھے کہ اسمبلیاں قائم ہوں گی تو سب سے پہلا کام اسلام کا نفاذ ہوگا۔ مگر بدقسمتی سے علماء کم تعداد میں پہنچے اور باقی تو وہی ہیں جو اسلام کے ابجد سے بھی واقف نہیں ہیں۔ آج کہا جا رہا ہے کہ ہم نے مارشل لاء ہٹا دیا، ہنگامی حالات ختم کر دئے، جلسہ جلوس کی اجازت دیدی، جمہوریت کا تحفہ دیدیا، مگر ہمیں اس سے کیا غرض۔؟ جس کام کیلئے تم نے ریفرنڈم کیا تھا، اسمبلیاں بنائیں، وہ تو اسلام کے نفاذ کیلئے تھیں، تو ہم پوچھتے ہیں یہ ۵ ہزار علماء پوچھتے ہیں۔ یہ کروڑہا مسلمان پوچھتے ہیں کہ تم نے اسلام کے نفاذ کے لئے کیا کیا۔

آج جو بے دینی کا طوفان آیا ہے۔ آج جو وطن توڑ دینے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ آج جو صوبائی اور قومی تعصب کی لہر نے ملک کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے آج جو بے دین قوتیں پھر اکٹھی ہوگئی ہیں۔ یہ سب اس لئے ہے کہ تم اسلام کے قانون کے نافذ کرنے کے جھوٹے وعدے کرتے رہے اور یہ اس بات کی سزا ہے کہ تم نے اسلام کے نام پر پاکستان بنایا مگر عملاً اس سے کنارہ کشی کی آپ جانتے ہیں میں کمزور ہوں عوارض میں گھرا ہوا ہوں مگر میں چاہتا ہوں خریدارانِ یوسف میں نام لکھوا دوں، اگر مرتے مرتے بھی جس بات کو حق سمجھتا ہوں جس راہ کو درست پاتا ہوں وہ آپ پر واضح کر دوں، وہ حکومت پر واضح کر دوں، حق کا اعلان کر دوں تو یہ میرے لئے سعادت ہے۔ انشاء اللہ اس ملک میں جمعیۃ علماء اسلام کی بات چلے گی اس ملک میں علماء کی اور حقانی فضلاء کی بات چلے گی۔ اس کیلئے آپ کو بڑی قربانیاں دینی ہوں گی۔ میں سی۔آئی۔ڈی والوں سے بھی کہتا ہوں کہ آج یہاں جو پانچ ہزار علماء جمع ہیں۔ ہر عالم اپنے شہر کا نمائندہ ہے۔ یہ سرحد کا نمائندہ اجلاس ہے تم صدر کو اور وزیر اعظم کو ہمارا یہ پیغام پہنچا دو کہ اس ملک میں ہم صرف اسلام چاہتے ہیں۔ امریکہ والا اسلام نہیں، روس والا اسلام نہیں، صرف اور صرف حضرت محمد رسول اللہ والا اسلام چاہتے ہیں۔

میں اپنے فضلاء کی خدمت میں اور آپ حضرات علماء کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ میں ضعیف العمر ہوں اب چلنے پھرنے کے قابل نہیں۔ مگر مجھے یہاں ایک جذبہ لایا ہے، میں ہزارہ میں بھی گیا اور مردان میں بھی علماء کو دعوت دی اور ان سے بات کی۔ آج آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ میں بوڑھا ہوں۔ مگر صحابہؓ سے دین کی خدمت اور اعلاء کلمۃ اللہ کا جذبہ سیکھا ہے۔ اب اسکی نقل اتارتا ہوں خیبر کی جنگ میں حضرت علیؓ کی آنکھیں

باقی ص ۴۹ پر